DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222062
UNIVERSAL LIBRARY

برمحمد حسن خان صاحب زادہ صاحب امانی میاں جان

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

Checked 1975

نمودارے کلموا الناس علی قدر عقولهم

از تصنیفات عالیجناب علام فہام مولانا السید نثار حسین صاحب قبلہ مدظلہ

سہام نصیریہ

کہ بحسب اقتضاے روزگار ناہنجار چنین وریقات نوشتند ونہ بشان عقیدہ

اجل واعلی ہست از ہمچنین تصانیف

جوائی قصہ نقابے امام الدولہ بہادر

تحقیق
۱۰۹۹ھ
۵۵ف
۸۹۱۵۴۳۶
ن ـ ن
تحقیق
تحقیق
۳۵
تحقیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب نواب میرداورعلی صاحب بہرام جنگ بہرام الدولہ بہادر حیدرآبادی دام اقبالکم

بعد سلام مسنون واضح راے عالی ہو کہ رقعہ آپکا میرے نام
جسکو آپنے خود ہی قبل اسکے کہ آپ میرے پاس بھیجین اُسکو طبع کرا کے
پہلے ہر شخص کے پاس تقسیم فرمایا بتاریخ ۱۹- شہر رمضان المبارک-
آپکے چوبدار کی معرفت مجھکو پہونچا* من اولہٖ الی آخرہ دیکھا-
واہ سبحان اللہ عجیب تعلیبات آپکے ہین اور مضامین بے سروپا تضحیک
بالشکلی- معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے زعم مین (ہنسین ہنسین بلکہ اس
قصہ سے ناواقفین پر ظاہر کرنے کے خیال سے) آپ نے جواب تحریر فرمایا ہے

اوس مضمون کا جو ایقاظ الغافلین کے شروع ہی
مین لکھا ہے - اگرچہ آپنے میرے ہی کی مخالفت نہین کی ہے جیساکہ
آپ نے حکم کفر وارتداد کا شیخ صاحب کے لئے پہلے دیا ویسا ہی
آئندہ بھی آپ اوسی راے پر مستقل رہی اور چونکہ یہ رقعہ حال کا
ہے تو معلوم ہوا کہ آپ زمانہ حال مین بھی ابتک اپنی راے
سابق ہی پر مستقل ہین - آپ کے اس رقعہ سے واضح ہوا کہ
صرف مولوی احمد رضا صاحب مرحوم نے بھی آخر زمانہ مین
اپنی راے بدل دی تھی - اور میرے اور آپ کے دونون
بلکہ چند حضار جلسہ کے بھی خلاف راے ہو گئے تھے اچھا کیا
قباحت ہے جو میرا دعوی شروع کتاب ایقاظ الغافلین مین
ہے وہ تو صحیح ہے - میرا دعوے اوس مین یہ ہے
کہ نواب صاحب و مولوی صاحب نے بہت سے حضار مجلس کے
سامنے تکفیر شیخ محمد علی صاحب کی کی تھی اور میرے موافق
وہم راے ہو گئے تھے اس واقعہ کی خبر بہت صحیح و درست ہی
چار برس چھ مہینے کے بعد کچھ بھی ہوا ہو چاہے کسوف ہو
یا خسوف یا ایام سرما آیا ہو یا گرما یہ سب منافی میری
خبر دینے کو غلط نہین کرتے -

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک ہم اور آپ بلکہ حضار مجلس سے چند لوگ ایک
راے قدیم پر قایم ہین - نواب صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ شیر
ہندی اور فیل طیلسانی مین برسون سے ایک مدت دراز سے جنگ تھی ایک
چیونٹی نے اپنے سر کو افسوس کیا سمجھکے درمیان مین رکھا - اور طرف ثانی
سے توجب تک کہ وہ اپنی عقایدہ باطلہ سے توبہ نکرین گے مباحثہ رہیگا اگرچہ
تمام عمر طرفین کی صرف ہو خواہ مین حیدرآباد مین رہون یا کسی اور ملک
مین اور علی ہذا القیاس طیلسانی صاحب کہین رہین نہ وہ مجھسے جدا ہوتے
نہ مین اونسے مباحثہ ضرور ہمیشہ رہا کریگا کہ یہ عمر بھر کا سودا ہے خدا
ذاک کو سلامت رکھے - بلکہ بعد وفات میرے بھی مجھسے بلکہ افضل
اعلی لوگ طیلسانی صاحب کی خبر لینگے بلکہ کل شیخون کی آپ کہان تک
طیلسانی صاحب کی یا کسی شیخی کی مدد کرینگے اور اوسکا ساتھ دینگے
آپ نواب آدمی ہین ایکو تو کچھہ حسن و مس ہی نہین - تمام دریوزہ گری
کرینگے لوگون سے لکھواتے پھرینگے جب بھی اگر بہت مباحثہ کرینگے تو شاید
برس دو برس چار برس مین آخر تھک کے بیٹھہ رہینگے - مگر خیر جب
آپنے خود ہی مناظرہ و مشاجرہ کی ہوس میرے ساتھہ کی ہے تو دل
کی ہوس ... کچھہ پوری کیجیے اور شخص صاحب ... کہ در پردہ آپ کی
... ... آ ... ... آگ ...

اور ہم نے کبھی کسی سے نہ مشورہ ان چیزون کا کیا اور نہ کرین گے جو کچھ لکھا اور لکھونگا صرف اپنے ہی بھروسہ سے ۔

آمدم برسر مطلب

پہلے بہت مناسب سمجھتا ہون کہ ایقاظ الغافلین کے اون مضامین کو ہو بہو بلا کم و کاست نقل کر دون کہ جسکا جواب لکھکر چھپوا کے آپ شایع کر چکے ہین ۔ اور بعد اوسکے آپ کے جواب کو پہلو مین اوس کے بعینہ عبارت مندرج کر دون ۔ تا عقلا سمجھین کہ آیا یہ جواب ایقاظ الغافلین کے مضامین کا ہے جسکا آپ نے ارادہ کیا یا کسی اور عبارت کا کسی دوسری کتاب کا جواب ہے ۔ آیا نواب صاحب کے اس تحریر سے ایقاظ الغافلین کا مضمون باطل ہوگیا یا بحالہ صحیح و درست رہا اور ناظرین عبرت کرین کہ حق پوشی و تحریفات و تقلیبات کسی کینۂ دیرینہ کے باعث اہل دنیا یون کیا کرتے ہین جیسے اصول دین و عقاید مین بھی ۔

وہو ہذا

جواب از نواب بہرام جنگ بہادر	بسم اللہ الرحمن الرحیم
	الحمد واللہ علی نوالہ والکمال لہ الصلوۃ

علی رسولہ والہ - امابعد حضرات مومنین
دین داران باسعادت پر واضح ہو
کہ اندنون عالی جناب مستطاب نواب
بہرام جنگ بہرام الدولہ بہادر
دام اقبالہ نے کہ ایک بڑے رئیس
درد مند دین اسلام ہین اور بڑے
عالی ہمت و مجمع صفات جود و سخاو
کرم ہین اور شایق تحصیل حق ہین
بندہ سید نثار حسین الموسوی
العظیم آبادی سے تصریح و تشریح
صرف ایک مسئلہ معراج جسمانی
کی بیان کرائی بمقابلہ عالی جناب
معلی القاب مولانا السید احمد رضا
صاحب مرحوم برستی اللہ ہو ومی ام
اسعیدہ کے ورفرمایا کہ اگر ایک مسئلہ
ضروریہ دین کے بھی مخالف شیخ
محمد علی صاحب طاب الی الابد

میر نثار حسین صاحب عظیم آبادی

کتاب ایقاظ الغافلین جو آپ نے
بھیجی تھی پہونچی من اولہ الی
آخرہ اوس کتاب کو دیکھا مین بہت
افسوس کے ساتھ آپ سے کہتا ہون
کہ آپ نے مجھکو اس مقدمہ کا گواہ اپنی
کتاب مین کیون قرار دیا ایک سربستہ
معاملہ آپ کے لئے بہت اچھا تھا بہرم
مین کام چل نکلا تھا - آپ نے اپنے لئے
بہت بڑی غلطی کی اب مجھکو سچ سچ
کہنا پڑا کہ کتمان شہادت گناہ عظیم
ہے - اور رفع الشہام بہت مجھکو ضرور
ہے کہ وہ بھی خالی از اجر نہین ہے
آپ کتاب ایقاظ الغافلین مین میری
گواہی سے تحریر کرتے ہین کہ بعد مقابلہ
کتاب جناب مولوی احمد

کی مجہیر ثابت ہو جائیگی تو بلا شک اون کا
ارتداد کفر مجہیر ثابت ہو جائیگا اور
ایسا ہی عالی جناب مولانا صاحب نے
بھی فرمایا کہ بیشک ایک کفر سے بھی
آدمی کافر ہوتا ہے کچھ ضرور نہین کہ
کوئی شخص جب تمام دین و اسلام کو
ہیٹے جب ہی کافر ہو لہذا مین نے
حسب فرمان واجب الاذعان جناب نواب
صاحب ممدوح کے مجمع عام و جمعیت
کرام مین دولتخانہ مین عالیجناب عمدہ
روسائی عظام و زبدۂ امرای کرام
نواب حسام الملک نظام یار جنگ
نظام یاور الدولہ خان خانان بہادر
دام اقبالہ و دام افضالہ کے روبرو
جناب نواب صاحب ممدوح کے
اوس مسئلہ معراج مخترعہ و مصنوعہ
شیخ محمد علی صاحب طلسانی کو پیش

صاحب مصرح ہم شہر کی کار شہر ہدایہ
جناب شیخ محمد عیسی صاحب قبلہ
و کعبہ دام ظلہ کے معتقد ہونیکے
قائل ہوئے اور مین ساتھ ایک
جماعت کے کہ از انجملہ بعض و تعین
کی گواہیان مسند بعد حاشیہ
ہین گواہ اس امر کا ہون کہ بعد
مقابلہ کتاب انوار الابصار مولوی
احمد رضا صاحب مرحوم سرکار
سرکار شیخ دام ظلہ کے شاگرد
ہوئے اور کتاب قرائتین و تشریح
لمعہ کا درس لینا شروع کیا اور
تا دم انتقال زمرۂ شاگردان
جناب ممدوح میں داخل رہے
اور یہی کہتے رہے کہ انوار الابصار
وہ کتاب ہے کہ جسمین ہر ناکس
امر کے مطالب کو نہیں سمجھ سکتا

لکہنؤ مد ظلہم فتاوے کفر کے دے چکے
تھے اور اوسے چہاپکر شایع کر چکا
ہون مگر چونکہ یہ جدید صحبت ہونے
اور جناب مستطاب مولوی احمد رضا
صاحب مرحوم دہلوی دام مجدہ
نے بھی فتوے کفر وارتداد کا دیا
تھا مجمع عام مین لہذا مزید توضیح
وزیادہ تصریح وتشریح کے لئے
اوس رسالہ جسمانی معراج مصنفہ
شیخ محمد علی صاحب طیلسانی ایرانی
کو بعینہ خدمت مین عالیجناب
فیض ماب مجتہد العصر والزمان
علامہ دوران آعظم العلماء تاج
العلماء جناب مولانا سید علی محمدؐ
صاحب قبلہ وکعبہ مد ظلہ العالی
کے جنسے خود جناب مولانا ممدوح
نے بھی مدت دراز تک علم حاصل

کیا ہے اور جنکے سیکڑون شاگرد
بہت جید اور مستعد لوگ بھی ہین
اور ان مجتہد صاحب قبلہ کے تصنیف
فقہ و اصول و کلام مین بہت ہین
بلکہ انکی کل تصنیفات بہت سے علوم
مین دو سو سے بھی زیادہ ہین کہ
اکثر اون مین سے چھپ چکے ہین
یہ مجتہد صاحب دام مجدہ اس زمانہ
مین بہت غنیمت ہین خداوند کریم
انکو قایم و دایم رکھے بذریعہ ڈاک
کے بھیدیا چنانچہ وہان سے ایک ہفتہ
مین دستخط و مہر ہوکے میرے
پاس آگیا - حاصل فتاوے جناب
مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ کا
یہ ہے کہ رسالہ مسئلہ معراج جسمانی
مصنفہ شیخ محمد علی صاحب طبسانی
فی الواقع لچر و پوچ اور مہمل ہے اور

اور محض لفاظی و یاوہ گوئی اگرچہ
مضامین اوسکے احادیث احاد سے
بھی لئے گئے ہین مگر احادیث احاد
اصول اعتقادیہ مین یقین و اعتقاد
کے نہین ہوتے اور اس رسالہ کا
ظاہر مطلب وہی ہے جو سید شاہ حسین
عظیم آبادی نے سمجھا ہے - اور یہ
مضمون بیشک ارتداد کا ہے اس
سے انکار معراج جسمانی ظاہر ہے
پس ایسے اعتقاد والے کو ضرور جلد
توبہ کرنا چاہئے اگرچہ بعد توبہ کے
بھی جو احکام یعنی بعد توبہ بھی حاکم
شرع اگر مختار ہوں تو قتل کرینگے
جاری رہینگے وہ کتابون مین
دینیات کی لکھی ہوتے ہین اور
شیعی اور سنی [illegible] ارباب [illegible]
مذاہب ہوتے [illegible] ہین مگر [illegible]

یا اور لوگ اپنی جہالت یا

بیدینی کے سبب سے کچھہ سمجھتے ہی نہین

اور اپنی عقیدہ فاسدہ پر قایم ہین

تو ایسے شخص سے گفتگو و مباحثہ چھوڑ

دینا چاہیئے کچھہ نصیحت فائدہ نکریگی

وبس —

ملخص و محصول المضمون ایقاظ الغافلین کا یہ ہے

کہ نواب صاحب نے اور مولوی احمد رضا

صاحب مرحوم نے بھی ایک جمعیت

اہل بدعت وغیرہ کے سامنے تکفیر

کی تھی ہمارے روبرو شیخ صاحب کے

اور یہ لوگ بندہ نثار حسین کی راے کے

موافق ہوسے تھے تین مجالس متواترہ

مین بلا لوٹ ہے فلان مقام پر

اب مومنین سمجھہ جاینگے کہ ایقاظ مین کیا لکھا ہے اور ایقاظ کی مدد

لان وقت مین فلان مکان مین چند لوگون کے سامنے جب مین نے
کتاب مین شیخ صاحب کی دیکھلائین تو دونون صاحبون نے حکم کفر کا شیخ صاحب
پر لگایا اور ایسا ہی مکرر تین شبون مین اتفاق ہوا ولیس۔ اور اب لکھتے
ہین کہ جب کتاب انوار الابصار کا مقابلہ ہو چکا تو مولیصاحب شیخ صاحب
کے اور اونکی کتاب کے مداح ہوئے۔ واہ سبحان اللہ حضرت ممکن
ہے کہ میرے سامنے آپ نے اور مولیصاحب نے میرے موافق کہا۔
اور بعد مقابلہ کتاب انوار الابصار کے کہ یہ مقابلہ اون صحبتون کے
تین مہینے کے بعد ہوا تھا آپ کی صحبت مین آپ کے گھر پہ میری غیبت
مین میرے خلاف کہا ہوگا۔ اگر ہم ایقاظ الغافلین مین ایسا لکھتے کہ
مولوی احمد رضا صاحب نے کبھی میرے خلاف کسی زمانہ مین کسی
جگہہ مین ہرگز نہین کہا ہے۔ تو البتہ آپ کا اعتراض بجا ہوتا اسلئے کہ ممکن ہے
کہ حضرت بعد زمانہ کے میرے کان مین یا لوگون کے سامنے ماعلان
میرے گھر پر مولوی احمد رضا صاحب مرحوم نے آپ کے خلاف کہا تھا
و اذ لیس فلیس۔ علاوہ اس کے میرا دعوی ایقاظ الغافلین
مین ایسا کب ہے کہ مولیصاحب نے بھی اور نواب صاحب نے بھی
دونون صاحبون نے حکم کفر و ارتداد کا شیخ صاحب کے لئے دیا تھا
اسپر آپ لکھتے ہین کہ مولیصاحب بعد مقابلہ کتاب انوار الابصار

اس بات کی مجھکو خبر دیتے ہین کہ دیکھئے حضرت بین بغل پہلے جلسون کے آئندہ بھی حکم کرتا رہا اور آپ سے اتفاق کرتا رہا صرف مولوی احمد رضا صاحب مرحوم نے آخر زمانہ مین یون کہنے لگے تھے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک آپ سچ کہتے ہین آپ میرے متفق الرا ے تھے اور ابھی تک ہین اور مولوی احمد رضا صاحب مرحوم بھی میرے اور آپ کے اوائل مین متفق الرا ے تھے مگر آئندہ کسی وجہ سے تقیۃً اپنی را ے کو کچھہ بدل دنیا ہنوز ہیں وہ جانین اور اونکا کام جانے تمکو اس سے کیا۔

میرا خبر دینا مومنین کو ایقاظ الغافلین مین اسطور پر کہ نواب صاحب نے اور مولوی احمد رضا صاحب مرحوم نے حکم کفر کا شیخ محمد علی صاحب کی نسبت دیا تھا جسے دنیا میرا بہت صحیح و درست ہے جیساکہ آپ بھی تسلیم کئے ہوئے ہین۔ پھر کیسا تردید سنئے اپنے رقعہ مبارکہ کے ہر ہر فقرہ کی۔

قال

میرزا حسین صاحب عظیم آبادی

اقول

کیونکر کی گئی ہے آیا ایسی تحریر سے ایقاظ کا مضمون باطل وبے اصل
ہوسکتا ہے اور یہی سمجھینگے اور متعجب ہون گے اس بات پر کہ اسی سمجھ
پر نوابصاحب نے شوق میرے مقابلہ کا کیا ہے - جناب من پہلے مین
نے کتاب فارسے زبان مین لکھی کہ اوسمین اکثر جگہہ عبارت عربی ہے
کہین ترجمہ اوس عربی عبارت کا مین نے کیا ہے کہین پر نہین مگر آپ نے
نہ سمجھا نہ سمجھا اور بعد اوس کے کتاب لکھی سلیس فارسی مین اور ہر
عربی عبارت کا ترجمہ بھی لکھا پھر آپ نہین ہے سمجھے اس کے بعد مین نے
اُردو زبان مین کتاب لکھی اور عربی عبارت کا ترجمہ فارسی مین بھی
کیا اور اُردو مین بھی کیا مگر آپ اپنی ہی وضع داری پر قایم رہے کہ کچھہ
بھی نہ سمجھا اوسکے بعد مین نے ایک کتاب اُردو زبان مین جو کہ یہان
کے محاورہ سے بھی مناسبت رکھتے ہی مین نے لکھی - مگر آپکو اسی کہان
سمجھہ کہ صاف اُردو زبان کو بھی سمجھہ سکین ایقاظ الغافلین مین آپ
نے اپنا نام اور مولوی احمد رضا صاحب مرحوم کا نام دیکھہ لیا اپنے
کتاب کی رد لکھنی کو امادہ ہوگئے ایسی جرأت آپکو ہرگز مناسب
نہ تھی ہان شاید کسی نے آپکو ایسا ہی مشورہ دیا ہوگا آپ
سمجھے اوس مشورہ پر عمل ہو گئے -
آپ اب سمجھئے کہ مین نے لکھا ہے کہ نواب صاحب کو اد

کے مجھسے یون لکھتے تھے تو معلوم ہوا کہ پہلے تین جلسون مین جو کچھ مین نے
حوالہ دیا ہے آپ لوگون کا حکم کرنا مسلم ہے کہ اسکو کالا قرار - ہان
بعد اوس کے خلاف کہا ہو - اور اس کے بعد بھی آپ کے بیان سے
ثابت ہے کہ صرف احمد رضا صاحب مرحوم نے میرے خلاف نہین
کہا نہ آپ نے اور نہ کسی حضار جلسہ نے معلوم ہوا کہ آپ اپنی
پہلے ہی حکم پر قایم رہے ہے تو گویا آپ نے اپنی تحریر مین اپنے
استقلال کو اور مولوی احمد رضا صاحب مرحوم کے عدم استقلال
کو بیان فرمایا ہے پس بیشک مین تعریف کرتا ہون کہ آپ بیشک
مستقل المزاج ہین مولوی صاحب مستقل المزاج نہ تھے کہ
اپنے پہلے کہے ہوے سے رجوع و عدول کیا مگر اس مین کیا
قباحت ہے - اول جو حکم کفر کا دیا وہ اوسوقت کے سمجھ کے
موافق اور بعد اوس کے دوسرے زمانہ کی سمجھ کے موافق
اپنے قول سے رجوع کی - آخر سمجھ ہی تو ہے - الغرض آپ نے
مجھسے جیسا پہلے اتفاق کیا تھا ویسا ہی بعد زمانہ کے او
مقابلہ کتاب انوار الابصار کے مجھسے متفق الرا ے ر
آخر مین مولوی احمد رضا صاحب مرحوم کے ہرگز آ
نہین ہوے فقط اون کے بیان کو آپ نے سُن لیا

گواہ کہلائیگا- آیا گواہی کے یہی معنے ہین کہ کسی چیز کو پسند کرے یا حکم دے گویا آپکے نزدیک معنی شہادت کے حکم دادن و متفق الرائے شدن ہنیے اور گواہ قرار دینا اوسکو کہتے ہین کہ کسی کی راے ظاہر کی جائے ماشاء اللہ گواہی کے عجیب معنی اپنے اختراع کیا ہے- مین نے آپ کو حکم دہندہ اور اتفاق رائے کنندہ قرار دیا ہے نہ کسی امر کا گواہ :-

علاوہ اگر کچھ کہا جا سکتا ہے تو یون کہہ سکتے ہین کہ نواب صاحب نے یون حکم فرمایا ایک عام جلسہ مین کہ جسمین جمعیت کثیر موجود تھی پس جمعیت کثیر غیر محدود و غیر متعین و غیر متشخص گواہ قرار دئے جا سکتے ہین- مگر چونکہ شرط ہے کہ گواہ عادل ہو لہذا مین نے ان جمعیت کو بھی گواہ قرار نہین دیا ایک خبر ایک واقعہ مین نے بیان کیا کہ ایک مجمع مین فلان نے یون کہا پس وہ مجمع گواہ نہین ہو سکتا جب تک تعین و تشخیص نہ کی جائے -

قال

ایک سربستہ معاملہ آپکے لئے بہت اچھا تھا بھرم مین کام چل نکلا تھا آپ نے اپنے لئے بہت بڑی غلطی کی-

اقول

یہ معاملہ سربستہ ہے نہ بھرم کی کوئی بات ہے نہ اسمین کوئی میری غلطی ہے- چونکہ میرے فاضل معاصر کو ہرگز اتنی ہمت و لیاقت

گیا ہے جناب میرزا ورعلی صاحب بہرام جنگ بہرام الدولہ بہادر حیدرآبادی فرماتے

قال

کتاب ایقاظ النافلین جو آپ نے بھیجی تھی پونچی من اولہ الی آخرہ اس کتاب کو دیکھا۔

اقول

من اولہ سے مطلب نواب بہرام الدولہ بہادر ہے اور الی آخرہ سے مراد جناب مولوی احمد رضا صاحب مرحوم ہے کیونکہ من اولہ الی آخرہ آپ اس کتاب کو بھی کہ جو بالکل ہی اسہل ہے ہرگز نہیں سمجھہ سکتے چنانچہ یہ آپکی تحریر بھی شاہد ہی۔

قال

مین بہت افسوس کے ساتھہ آپ سے کہتا ہون کہ آپ نے مجھکو سمقدمی کا گواہ اپنی کتاب مین کیون قرار دیا۔

اقول

ہرگز نہین ہمنے آپکو سمقدمے کا گواہ قرار نہین دیا اس اردو کتاب کا بھی مطلب آپنے نہین سمجھا افسوس حضرت مین نے یون لکھا ہی ذریون مومنین کو ایک واقعہ کے خبر دی ہی کہ ایک شخص نے مجھسے یون پوچھا مین نے اوسکا یہ جواب دیا اوس شخص نے میرے جواب کو پسند فرمایا اور ہم راے ہوے دیکہیں کیا یہ بیان خبر واقعہ گذشتہ ہے۔ کہ فلان شخص نے میرے جواب کو پسند فرمایا وقت تحقیق الایہ ہوے گواہ کسی خبر کا ہوگا یا جو شخص خبر کو بیان کرے اوسکو

عام خلائق مین تو پھر معاملہ سربستہ کیونکر ہوا شاید سرکشادہ و سربستہ کے ایک معنے آپ نے سمجھا ہے۔ اگر آپکو ابھی تک سربستہ معاملہ معلوم ہوتا ہے تو شیخ صاحب کا رسالہ معراج کا چھپا ہوا آپ کے پاس بھی موجود ہے اور اُس رسالہ کی نقل بعینہ ایقاظ الغافلین مین بھی موجود اور وہ بھی آپ کے پاس ہے کیون نہین مطابقت کو دونون کی دیکھ لیتے اور جب النقل کالاصل ہے تو پھر جناب تاج العلما صاحب مدظلہ کے دستخط بھی آپ کے پاس موجود ہے ملاحظہ کیجئے اگر نہ سمجھ مین آوے کسی سے سمجھ لیجئے پھر اگر اسمین شک آپکو ہو کہ ایقاظ الغافلین مین واقع جھوٹ جھوٹ دستخط و مہر بنالی ہے تو آپ میرے پاس اصل دستخط و مہر کو دیکھ لیجئے اسپر بھی اگر شک رہے تو جناب تاج العلما کہین دور نہین ہین لکھنؤ مین ہین اور ڈاک بھی ہے جلد دریافت کر لیجئے کہ آپ نے شارحین کو وہ فتاوے بھی بھیجے ہین کہ جو ایقاظ الغافلین مین طبع ہوا ہے :۔ یا پھر آپ رسالہ معراج کو اونکے پاس بھیجئے اور جدا اونکا دستخط طلب کر لیجئے۔ اگر اس پر بھی شک رہے تو فی امان : لہٰذا ایسے شک کا جواب نہین“۔

قال

اب مجکو سچ سچ کہنا پڑا۔

نہین کہ میرے اعتراض کو اوٹھا سکین جواب سے عاجز آکے چپ ہو بیٹھے اونکی
کچھہ تیز گوان جو ہین وہ بھی آج تک کچھہ لکھہ نہ سکے بجز اسکے شور و شر پر
امادہ ابتدا ہی سے تھے اور رہین اور آیندہ بھی امید قوی ہے کہ اسی طور
سے شر پر امادہ رہین گے اور ہرگز انسان بن کے میرے کلام کا جواب
ندین گے تو گویا میرا کلام مانا ہوا طرف ثانی مین ہے اور اوسکی تردید
کی ہرگز قابلیت ہی نہین رکھتے علاوہ اسکے جب ہم نے شیخ صاحب پر
اعتراض کیا - اور مثلاً یہی مسئلہ معراج ہے کہ جسکو ہم نے کتابون کے
موافق اور علماے احیا و اموات کے ہم راے لکھا ہے اور جناب حجۃ الاسلام
مرزا مدظلہ نے اور جناب افقہ علماے زمان شیخ محمد حسین کاظمی
میرے موافق فتویٰ لکھہ دیا اور مجتہدین لکھنؤ نے بھی فتاوے میرے ہی
موافق تحریر فرمایا اور شیخ صاحب کے مسئلہ معراج کی کتاب بعینہ جناب
تاج العلما صاحب قبلہ کے پاس بھیجدیا اور اونہون نے بھی اوس کتاب کو
پوچ قرار دیا اور کفر و ارتداد کی نسبت شیخ صاحب کیطرف دئے اور پھر مین نے
بعین عبارت رسالہ مسئلہ معراج کو بھی کہ جسکے بارہ مین ایسے گفتگو ہے
چھپوا دیا ایقاظ الغافلین مین سب مومنین ایقاظ الغافلین کے مسئلہ
معراج کو شیخ صاحب کے رسالہ سے کہ جو وہ بھی چھپ کر شایع ہو چکا ہے
مقابلہ کر چکے اور مطابق کر چکے ہین اور تصدیق میرے ہو رہی ہے

لگا و امر او رخارج از ما نحن فیہ ہے

قال

کہ کتمان شہادت گناہ عظیم ہے ـ

اقول

حضرت آپکو شاہد کسنے قرار دیا آپ ہی آپ کیوں گواہ بنتے ہیں اور بالفرض اگر گواہی دیتے ہوں تو ایسی گواہی دیجئے کہ میرے مطلب کو مضر ہو یا غیر نہ خارج از مطلب ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ طفل خورد سال بھی ایسے دہوکے میں نہ آئیگا ـ علاوہ بریں کتمان شہادت کا حرام ہونا کلیہ نہیں ہے بلکہ واجب بھی ہے مستحب بھی ہے مکروہ بھی حرام بھی ہے فافہم و استقم ـ اور جو اسکو سمجھتے کہ یہاں پر کون سی قسم شہادت آپکے لئے بنتی ہے آیا یہ مصداق واجب ہے یا سنت یا کیا اور اصل امر کو آپ چھپائے ہوئے ہیں اور خارج از ما نحن فیہ کو بے ضرورت بڑے جوش سے فرمانے لگے اور ہر گز دین کا خیال نکیا علی الخصوص اصول دین کا ایسی حرکت کو آپ گناہ عظیم سمجھتے ہیں یا نہیں بیت خود وصلو انصاف اور حیا کو دخل دیکے اور اور حشر معرکہ کو خیال کرکے اور خدا کو حاضر ناظر و عالم ما فی الصدور سمجھکر کے اصل پھر واقعہ موجودہ در الفاظ الفریقین کو خوب خیال کرکے فرمائیں تو

اقول

جن جن جلسون کا مین نے ایقاظ الغافلین مین حوالہ دیا ہے اوس مین
یہ مذکور نہین ہے کہ کتاب انوار الانصار کا مقابلہ دوسری انوار الانصار سے کیا
گیا بلکہ یہ مذکور ہے کہ اون صحبتون مین شیخصاحب کی کتابون کو دیکھہ کر کے مولوی
احمد رضا صاحب نے حکم کفر کر دیا اور نواب صاحب نے بھی حکم کفر کا دیا -
اور اسکو آپ تسلیم کئے ہوئے ہین صرف اتنا آپکو ظاہر کر دینا منظور رہے
کہ حضرت مولویصاحب بعد چندے و بعد مقابلہ کتاب انوار الابصار اپنی پہلی
راے سے رجوع کی تھی یعنی شیخصاحب کی تعریفین کی تھین و نیز
اگر اسی امر کے اظہار کو آپ سچ سچ فرماتے ہین تو بلاشک ہم سچ سچ کہتے ہین
کہ آپ اپنے اس کلام مین بلاشک سچے ہونگے ہو سکتا ہے کہ آپ کے گھر پر
کسی زمانہ مین یعنی بعد مقابلہ انوار الابصار کہ پہلی صحبتون کے تین ماہ کے
بعد ہوا تھا آپ سے خلاف راے سابق کے فرمایا ہو مگر یہ میرے مدعا کے
خلاف نہین میرا دعوی ایقاظ الغافلین مین جو ہے جسکی گواہی آپ نہین
دیتے ہین وہ ہر حال مین صحیح و درست و خالی از شکوک و اعتراضات
باقی رہا - پس آپکا سچ سچ فرمانا کسی اور مقدمے مین میرے نہ مفید ہے
نہ مضر ہم بھی مثل کہانی کے آپ کے کلام کو سن لیتے ہین کیونکہ ایک ایسے

قال

اور رفع اتہام ہنیت مجھکو ضرور ہے کہ وہ بھی خالی از اجر نہین ۔

اقول

ضرور وواجب ہونے کے واسطے کیا اچھی ہے یعنی (کہ وہ بھی خالی از اجر نہین) سومنین اسکو دیکھین اور خوش ہون ۔ علاوہ .... بہ نسبت ایقاظ الغافلین مین کہا گیا کہ پہلے جو جلسہ .... مین جناب نواب .... بہادر کے تین شب تک .... مجرد دیکھنے کتب شیخ صاحب کے نواب صاحب .... صاحب نے حکم دیا کفر وارتداد کا شیخ صاحب کی نسبت پس اگر یہ .... مین .... کی روسے .... اتہام ہے تو آپ اسی اتہام کو .... نہین رفع کرتے آپ تو مضامین .... ایقاظ الغافلین سے .... کرکے کچھ اور ہی تاریخ آئندہ کے بیان کر رہے ہین کہ جس .... مین نہین تھا پھر یہ کیا مفید ہوگا آپکو اور کیا مضر ہوگا .... پس اتہام کا رفع ہوا ۔ اور اگر آپکے نزدیک مضامین ایقاظ الغافلین .... ہے تو وہ بعینہ اب بھی باقی رہا ۔ پس اجر کس بات کا .... ۔

نتیجہ کہ اصل کیا واقعہ تھا اور ہم تحریر مین آپ کس لطف سے گریز
کرتے ہین کیا یہ فعل گناہ عظیم نہین ہے - اگر آپکو ناواقفین از معاملہ
و غیر حاضرین جلسہ کچھہ سچا سمجھتے ہون گے تو آپ ہی بقسم فرمائے
کہ حاضرین جلسہ کی نظرون مین آپکی ایسی تحریرین آپ کے اور اصل سے
سے گریز کرتے ہین آپ کس وقار کے آدمی ٹھہرے ہونگے اور وہ
لوگ اپنے اپنے دلون مین خیال کرتے ہون گے اگر دین کا خیال نہین
تو کیا دنیا ہی کا خیال کیا ہوتا کیا آپ کے شخص صاحب حشر مین کام
آئینگے پھر دیدہ و دانستہ اصل واقعہ سے گریز کیونکر کرتے ہین اور اوس
سے سکوت اور شاید از ماتحت شیعہ کا اقرار اور پھر اوس اقرار کو مبہم [illegible]
قرار دینا محض جرأت ہے - ہان آپکو یہ خیال ہے کہ اصل واقعہ موضع
[illegible] فقلیتی بار مین [illegible] لوگون سے کہنا چاہتے کہ محض بہتان ہے
ہرگز کوئی صحبت کبھی قرار نہین پائی تھی - اور خود شمار [illegible]
اور اصل واقعہ سے سکوت و گریز کر کے دوسرے امر کو بیان کر دینا چاہتے
تا [illegible] گویم [illegible] تو نہو جائے - اور کچھہ خیال بھی مانع ہوگی کہ سامنے کیونکر
[illegible] کا انکار کرین مطلب حاصل ہے کہ لوگون پر ثابت ہو جائیگا کہ
شاہ صاحب نے تو بھی کچھہ کہا معلوم ہوتا ہے [illegible]

قال

آپ کتاب ایقاظ الغافلین مین میری گواہی سے تحریر کرتے ہین

اقول

غلط ہے آپکی گواہی سے تحریر نہین کرتے بلکہ آپکی حال کو لکھتے ہین اس اولٹی سمجھہ کا کیا جواب ہے۔

قال

کہ بعد مقابلہ کتاب انوار الابصار جناب مولوی احمد صاحب مرحوم سرکار شریعت مدار جناب شیخ محمد علی صاحب قبلہ وکعبہ دام ظلہ کے بدعقاید ہونیکے قائل ہوے۔

اقول

یہ عبارت آپکی یا محض افترا ہے کہ دانستہ ایسی بات کہتے ہین یا مقتضاے جہالت ہے کہ میری عبارت کو سمجھتے نہین اور بے سمجھے بیان کرنے لگے۔ اس لئے کہ کتاب ڈیڑہ سال سے تصنیف ہوکے چہپ کر کچہہ تقسیم ہوئی اور مین اپنے وطن چلا گیا کچہہ وہان تقسیم ہوئی پھر بعد ایک سال کے وطن سے مین آیا اور پھر یہان تقسیم ہوی جب اتنے عرصہ سے چہپ کے طیار ہے تو ہنگام تصنیف مرحوم

کیونکر لکھینگے بلکہ ایقاظ الغافلین مین دام مجدہ و بقا محض نام ہے نہ لفظ
مرحوم اور القاب شیخصاحب کے لئے آپکی طرف سے ہیں نہ ایقاظ الغافلین
مین ماحصل آپکا اس جملہ کا یہ ہے کہ مولوی احمد رضا صاحب مرحوم نے
شیخصاحب کو معاند سمجہا تہا کب کہ بعد مقابلہ انوار الابصار۔ پس
یہ محض غلط و بہتان ہے ایقاظ الغافلین مین یہ عبارت یا یہ ماحصل
ہرگز نہین۔ اگر آپ ایقاظ الغافلین نہین دیکھتے تو کیا کوئی بھی نہین
دیکھتا جو ایقاظ الغافلین کو دیکھتا ہے اور آپکے اس رقعہ کو دیکھتا
سخت حیرت و تعجب مین پڑتا ہے کہ نواب بہرام الدولہ بہادر کو کیا ہوگیا اور
اسقدر تعصب مین کیونکر گرفتار ہوکے از خود رفتہ ہوگئے کہ پیش پا افتادہ
شئے بھی نہین معلوم کرتے ایقاظ الغافلین کا سمجہنا درکنار مطابق
نقل بھی نہین کرتے۔ اے نواب صاحب ہم نے یہ نہین ایقاظ الغا
فلین مین لکہا ہے کہ جب مقابلہ انوار الابصار کا ہوچکا تب مولوی
صاحب کفر کے قائل ہوئے کیونکہ مقابلہ انوار الابصار کا ذکر بعد ایک صفحہ
کے ہے۔ اور تین صحبتین جو ہوئین پہلے ہوئی اون مین کفر کا حکم لگایا
تھا آپ نے بھی اور مولوی صاحب نے بھی اور مقابلہ ہوا ہے تین ماہ
کے بعد اور درمیان زمان مقابلہ انوار الابصار مدت دراز تک۔ کچھ
نہ مولوی صاحب نے مجھسے اس معاملہ مین کہا اور نہ مین نے کچھ اونسے

اس معاملہ کا ذکر کیا۔ اس بارہ مین اگرچہ آپ جانتے ہین مگر تفصیل پر ظاہر کر دینے سے بہت طول ہوگا کیونکہ قصہ طولانی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مولوی احمد رضا صاحب مرحوم کو بعد حکم کفر دینے کے جب آپکی پیروی کرنی پڑی اور آپکا مقصود دلی جب وہ چند روزون مین خوب سمجھ گئے اور چند حالتین اور بھی ظاہر ہوئین تو کفر کے حکم دینے سے وہ بہت گھبرائے اور اسی اثنا مین یہ رائے قرار پائی کہ انوار الابصار کے نسخہ کو دوسرے نسخہ سے ملا لینا چاہئے تا معلوم ہو کہ جس مضمون پر حکم کفر کا دیا گیا وہ مضمون شاید اصلاح دادہ و تحریف کردہ نثار حسین ہو۔ پس ایسی حالت مین مولوی احمد رضا صاحب نے کتاب کے ملانے سے انکار کیا اور سمجھے کہ ہم کفر کا حکم دے چکے اور مکرر کہہ چکے پس اگر ملان سے انوار الابصار پر سے پہر جی تو پھر مشکل پڑیگی اور کہنے لگے کہ ہم مقابلہ کتاب کا کتاب سے نکرینگے کہ شاید نثار حسین مجھے مباحثہ کرین اگرچہ بہت آپ نے بھی اونکو سمجھایا اور نواب خان بہادر خان نے بھی اونکو سمجھایا مگر وہ یہی کہتے رہے کہ وہ بیشک مجھسے مباحثہ کرینگے لہذا مین اسکا ذکر نہین کرتا۔ پھر آپ نے کہا کہ نثار حسین کو کتاب سے ملان کرنا منظور رہتا نہین ہے وہ مباحثہ مین اکے اصل مقابلہ کتاب کے متوجہ کرینگے تا تحریف کی حالت مخفی رہے۔ اس لحاظ

مجھکو سرکار جناب نواب خانخانان بہادر نے مجھکو منع کیا کہ جس زمانہ تک کتاب کا مقابلہ ہوتا رہے اوس زمانہ تک ہرگز ہرگز مباحثہ خود نہ آپ کچھہ بحث کیجیے نہ وہ کچھہ بحث کریں ورنہ مقابلہ کتاب رہ جائیگا اور پھر بدنامی اپہی کو ہوگی - اس لئے کچھہ بھی نہ ہم نے اون سے کہا اور نہ اونہون نے ہم سے کچھہ ذکر کیا ان مضامین کا کبھی ذکر بالمشافہ نہ آیا تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ مولویصاحب بعد مقابلہ کتاب کے حکم کفر دیتے رہے مگر کبھی میرے سامنے اونکی توثیق و تعریف بھی نہ کی نہ اثنا مقابلہ کتاب مین نہ بعد ازان جو حکم کیا تھا وہ پہلے سے تین دن تک سب کے سامنے حکم کیا تھا بعد ونکے میرے سامنے نہ تعدیل تصحیح کی نہ جرح اونکی میری غیبت مین بعد ایک زمانہ کے جو کچھہ کہا ہو وہ جانین مجکو اوس سے کیا میرا تین جلسون کا حوالہ دینا صحیح و درست ہے

قال

اور مین ساتہہ ایک جماعت کے کہ از انجملہ بعض [illegible] کے [illegible] مندرجہ حاشیہ مین گواہ اس امر کا ہون کہ بعد مقابلہ کتاب انوار انوار الابصار مولوی احمد رضا صاحب مرحوم سرکار شیخ مدظلہ کے شاگرد ہیں —

اقول

عجیب تم عجیب بلکہ مین آپ سے لوگون کو گواہ رکھتا ہون کہ مولوی
مولوی احمد رضا صاحب مرحوم بعد مقابلہ کتاب کے کہانا بہی کہاتے تھے
اور آفتاب بہی طلوع کرتا تھا - حضرت اسمین قصہ سے کیا سرو کار
ہمنے جو انتقادات انفا فاتین مین لکہا ہے اوسکو دیکھیے کہ کیا لکہا ہے پہلے
دیکھ لیجئے تب جواب لکہنے کا شوق کیجئے اور ان مضمونون کے لکہنے سے
تو آپکو کچھ فائدہ نہ مجہکو کوئی ضرر جا ہے اونکی شاگردی کی گواہی دیجئے
یا نہ دیجئے - دوسرے یہ کہ بعض واقفین کے گواہی بہی میرے دعا کے
متعلق نہین ہے یہ کسی اور چیز کے متعلق ہے - تیسرے یہ کہ شاگرد ہونا
اور ثابت نہین کیونکہ ہم بہی گواہ رکہتے ہین کہ مولوی احمد رضا صاحب
نے علاوہ تکفیر و تردید کے اوہنین صحبتون مین اونکی عبارات پر ہنسی
خندہ کرتے تھے اور ہر ہر فقرہ پر حسرت و استعجاب کرتے تھے کہ جناب
پیغمبر کو یہ شخص لکہتا ہے علمائے دین کے بالکل خلاف اور سمجہ
علمی سے بالکل بعید اور نہایت تاسف کرتے تھے ان حالتون کو گو جیسا
آپنے دیکہا مگر مصلحتہ آپ تو بہول ہی گئے ہون گے قبل اوس
زمانہ کے ڈیرہ سال پیشتر وہ یہان تشریف لائے تھے اور جناب
مولوی میان حسن صاحب نے اونکو جناب حکیم باقر علی خانصاحب
سے ملوا دیا تھا اور اوس زمانہ مین بہی شیخ صاحب کی اکثر تردید میرے

پہرے سامنے بھی کرتے تھے اپکو اسکی کیا خبر۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اگر
واقعی اونکی پاس کتاب کہولکے بیٹھے ہون تو محض اونکی آزمایش منظور
ہوگی کہ یہ کیسے ہین اسکے بعد اصول دین مین بھی آہستہ آہستہ آزمالیتے
کیونکہ یون اگر ابتدائً اصول دین مین سوال کرتے تو بہید کی بات کو
ہرگز نہ کہتے تقیہ کرتے بالخصوص ایسی حالت دار وگیر مین اور شاگرد
جب ظاہر کرین گئے تو اوسوقت مین ایسا کا اگر مجہکے خوف وحجاب
و تقیہ مرتفع ہوجاتا گو عمر نے وفا نہ کی ورنہ اب خوب کُل کہلتا۔ چوتہی
یہ کہ اگر شاگرد ہوے تو مجہے کیا کچہ مین اون کے فضل وکمال کا
ایسا قائل تہا کہ شیخصاحب اونکو پڑہا نہین سکتے تھے اگر مین ایسا
کہتا تو البتہ آپ اوسوقت یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ تو شاگرد اونکے ہوے
کامل درالہی تہر اور فارغ التحصیل نہ تہی کتابین اونکی باقی رہ گئی تہین
پانچوین اگر آپکا مقصود بیان شاگردی سے یہ ہے کہ جب شاگرد ہوگئے
تو اونکی تکفیر کیونکر کرتے تو یہ بھی خیال خام ہے۔ ہندو انگریز سے
پڑہتے ہین مسلمان یہود سے اگر ہر مسلمان سے علم حاصل کرتے ہیت
علم حاصل کرنے سے یہ لازم نہین آتا کہ اپنے استاد کو شاگرد اپنے جیسا
ہی سمجہتا ہے شاگردی استاد کا اور چیز ہے اور کفر و اسلام اور چیز

قال

اوریہی کہتے تھے کہ انوارالابصار وہ کتاب ہے کہ ہرکس وناکس اسکے مطالب کو نہین سمجھ سکتا۔

اقول

یہ کیا ہو یہ صاحب کا شان ہین انوارالابصار سکے ہجو بلیغ تھی اسکو خوب خیال کیجئے اوراگر بالفرض نفس الامر توصیف منظور تھی تو مجھے اوسکی تعریف سے کیا مطلب اور نہ میرے مدعا سے مرحوم فی البقا قلالفا[illegible] سمجھتے ہم

قال

اور مصرع تاریخ کی نسبت یہ کہتے تھے کہ یہ وہ فرداً وحد۔

اقول

بہ زیادتی تراجو بلیغ ہے مگر ہرکس وناکس نہین سمجھتا۔ چنانچہ اتفاق اوسکی یہ ہی ہے کہ مولوی احمد رضا صاحب مرحوم بعد فراغ از تحصیل علوم عظیم آباد مین جناب نواب الطاف حسین خان صاحب بہادر کے تعلیم کے لئے بسفارش جناب مولانا السید حبیب حیدر رضا صاحب علی الہ مقامہ فی دار الکرامہ مقرر ہوئے تھے وہانپر بھی ایک جناب مولوی [illegible] تھے کہ جنکا نام کمنا ضرور نہین ہے شاگرد ہوئے تھے اور

ایک امیر نے اپنی تالیفی نثر کو کہ محض واہیات تھی میرے سامنے او ن
مولوی صاحب کو سنایا مولویصاحب عجب عجب سخت ہم کہا گئین
اور کہا ایسی نثر ہم نے کبھی سنی ہی نہین پس وہ امیر صاحب بہت
خوش ہوئے اور سلوک بھی کیا۔ پس ایسی تعریف کو آپ کبھی خیال
مین نہ لائیگا۔

قال

"اونکا تو یہ بیان اور آپکا یہ بہتان" اس بیان و بہتان مین کچھ
تضاد نہین بیان اور چیز کا اور جسکو آپ بہتان سمجھے ہین وہ اور چیز ہے
میرا جو دعویٰ ہے وہ اتفاق الغافلین مین دیکھئے کہ کیا لکھا ہے۔
اور بعد مرورِ زمان اور بعد مقابلہ کتاب اور بعد سمجھنے مصالح دنیاوی
اور بعد سمجھنے چند امور ناگفتہ بہ اگر اوس بیان سابق سے رجوع کی ہو
اور دوسری قسم کا بیان کیا ہو تو ہوسکتا ہے کچھ عجب نہین اور
میرے دعویٰ کو مضر نہین۔

قال

نہین معلوم کہ ایسی تحریرات مین آپکی کیا مصلحت ہے۔

اقول

مصلحت یہ ہے کہ چونکہ آپ نے خود ہی مجھسے مسئلہ معراج کو اقوال

شیخ صاحب نے استفسار کیا پس میں نے بیان کیا اور آپ نے مع مولوی صاحب
مرحوم اتفاق کیا میری راے سے پس خیال ہوا کہ ہمارا آپ یا مولوی
احمد رضا صاحب مرحوم ایک وقت میں کہیں کہ کوئی جلسہ ہے ہوا تھا
ہم نے کچھ بھی نثار حسین سے استفسار کیا تھا کہ مسئلہ معراج کیسی
کتاب انوار الابصار کیسی کتاب اجابۃ شیخیہ میں کچھ بھی ان چیزوں
سے واقف ہے نہیں اس لئے میں نے اوس صحبت کے حال کو چھاپ کر
شایع کیا اور یہی احتمال تھا کہ آپ فرمائے کہ ہاں بڑی شد و مد سے
مجلس مناظرہ منعقد ہوا تھا میں نے نثار حسین کو قائل کر دیا یا مولوی
صاحب مرحوم نے نثار حسین کو ملزم کر دیا اسکا تو انسداد باب ہو گیا ہے
جیسا کہ جسکے سبب آپ نے مسئلہ معراج کو پوچھا تو میں نے کہا کہ ہم بیان کریں
مگر ایک شرط سے وہ شرط یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اعتراض پورا پورا ثابت
نکر سکے اور شیخ محمد صاحب کی غلطی کو ثابت نکر سکے تو آپ حضرات لکھ
کے مہر کر دیجئے اور سب حضار جلسہ مہر کر دیں اس امر کو کہ نثار حسین
ہی کی خطا ہے بمقابلہ شیخ محمد صاحب اور افترا و کذب نثار حسین کا
ثابت ہو گیا اور ہم بھی مہر کر دینگے — اور اگر میں نے اپنے مطلب کو
پورا پورا ثابت کر دیا اور جہالت و کفر دیا وہ کوئی شیخ صاحب کی
ثابت کر دے تو آپ اور مولوی صاحب اور سب حضرات دستخط کر دیں

کہ نثار حسین غالب ہین اور انکی غلط ہدایت شیخصاحب کا کفر یا جہل ثابت ہے ہم اس بات کے مقر ہین۔ تو آپ نے اور مولویصاحب نے وعدہ واثق ایسی تحدید کا کیا تھا۔ اور تین دن تک ہر صحبت مین جب آپ لوگون نے تکفیر شیخصاحب کی کی تو اوسوقت مین ہم نے کہا کہ آپ لوگ اپنے وعدہ کو پورا کیجئے تو اوسوقت اپنے فرمایا کہ ابھی تامل کرنا چاہئے۔ پھر لکھدینگے بہر کیف اسکی رقعہ کے تفصیل اینده ہوگے فانتظرہ۔

قال

خلاصہ رفع اتہام میت کے لئے اس رقعہ کو چھپوا کر تقسیم کردیا گیا کہ ایسا نہو کہ آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا صاحب مرحوم کو بھی مومنین برا کہنے لگین اور بدعقاید سمجھین فقط

اقول

ہم امید کرتے ہین کہ آپ اسی عبارت کو بعینہ معکوس اپنی شان میں میر نظر سے سمجھینگے کہ وضع شے فی محلہ اور بہت مناسب حال ہوگا
نثار حسین

اب ایک اور بات سنئے کہ ہم اس خیال سے اون جلسون کا حال الفاظ انفا فلین مین نہین لکھا تھا کہ مولوی احمد رضا صاحب مرحوم بہت بڑے عالم ہین انکی قول کی سند بہت بڑی ہوگی جس حال مین کہ جناب مرزا

مدظلہ اور علی الخصوص شیخ محمد حسین کاظمی افقہ الناس اور حجۃ الاسلام
تاج العلما اور جناب عمدۃ العلما جناب میر آغا صاحب وافقہ وازہد جناب
سید ابوالحسن صاحب و مجتہد العصر جناب سید ابوالحسن صاحب
پسر جناب سید بندہ حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ وغیرہم نے میرے
دعوی پر سند لکھہ دی پہر بسا تعجب ہے کہ ان تحریرات پر وثوق نکر کے
سہارنپور آپ نکلے کاہم بگڑتے افسوس ہے عقل پاکہ اس خیال سے کہ اوس
واقعہ جلسہ کو لی خلاف واقع بیان نکرے اور خود مولوی صاحب کی بہی
زبان بند ہو کیونکہ ان مرحوم کی عادت سے ہم خوب واقف تہے لکہنو مین
بہی عظیم آباد مین چند واقعہ دیکہنے مین آئے ــ

دربارہ گواہ کے کچہہ مضامین قابل لحاظ ہین

آپکے رقعہ سے ایسا آپکا بیان ظاہر ہوتا ہے کہ لقیاط الغافلین مین جہکہ
گواہ رکہا اور چونکہ کتمان شہادت گناہ ہے اس واسطے مین گواہی دیتا ہون
ہمہ بیان نیچے مشہود علیہ کے خلاف ہے اور اس شہادت کو سیدنا محمد

مرقوم الحاشیہ کے گواہی سے ادا کر رہے ہین تو معلوم ہوا کہ یہ چند حضرات
مرقوم الحاشیہ بھی اون جلسون مین نہ تھا کہ جنکا بیان علماے جواز دیباچہ انوار الساطعہ
مین دیا ہے اور اب اوس گواہی کو ادا کرتے ہین سو جہ دیکھی حال آنکہ ان اشخاص
مین سے کوئی ایک بہی اون تینو جلسون مین نہ تہا جنکا بیان نے ذکر کیا ہے پس انکی گواہی چند
حضرات کی گواہی سے ادا ہوئے - اور یہ شہادۃ علی الشہادۃ ہوئی اسیے تو ہم نے لوگونکا نام گواہ
مین لکھا ہے - اور اگر کسی اور واقعہ کے یہ لوگ گواہ ہین کہ جس جگہہ مین تہا تو آپ کی
گواہی بیان لوگون کے گواہی ہوئی دوسری دوسرے واقعہ کی نسبت لیا بحث ہین نے ایقاظ الغافلین
اگر بقول آپکے آپکو گواہ قرار دیا تو وہ تین جلسون کے متعلق ہے کہ جو زمان مقابلہ انوار الساطعہ سے تین
ماہ پیشتر منعقد ہوے تھے - پس یہ سب گواہیان بیکار ہو گئین حق یہ
ہے کہ جو شخص خلاف واقع بیان کرتا ہے اوسکے حافظہ کی یہی کیفیت
ہو جاتی ہے آپ گواہی دینا چاہتے تھے کسی واقعہ کی اثناے بیان مین
گواہی ادا ہو گئی کسی اور دوسرے واقعہ کی فاعتبروا یا اولی الابصار
پس چونکہ اثناے اداے شہادۃ مین بیان کسی اور چیز کا ہو گیا
تو اب میری گفتگو بہ نسبت اوسی دوسرے امر کی ہے کہ جسکی گواہی آپ
سے اضطراراً ادا ہو گئی پس سمجھنا چاہیے کہ آپ کی گواہی کا حاصل
یہ ہے کہ مولوی احمد رضا صاحب نے کہ شخص صاحب ہند مین فرید وقت
مین اور اونکے شاگرد ہوے اور قوانین و شرح لمعہ پڑہتے تھے اور

انوارالابصار کے بارہ مین کہا کہ اسکو ہر کس و ناکس سمجھہ نہین سکتے ولیس)
اور اسی مطلب پر آپ نے کئی شخص کو گواہ رکھا ہے - پس سمجھنا چاہئے
کہ اگر گواہ لوگ اسی بات کو بیان کرین تو سمجھئے کہ آپ کی موافق ہین اور اگر اس
امرکو بعینہ بیان نکرے تو سمجھئے کہ آپکے مدعا کی مطابق نہوے - حالانکہ دونون مولویصاحب نے
حاشیہ پر لکھا ہو وہ اسی قدر ہے کہ (مولویصاحب نے نثار حسین کا تخطیہ در تشخیص جناب کی تصویب
کی تھی) اگرچہ یہ دونون گواہیان ٹھیک ہین ہم مانتے ہین یہ بات کہ کسی مصلحت سے
مولویصاحب نے بعد مدتکے تائیدان حضرات کی مکان پر جاکے اونکی سامنے ویساہی
بیان کیا ہو مگر آپکے مرام کی تائیدان حضرات کی کلام سے نہوے - نہ مولویصاحب
کا شاگرد ہونا بیان فرماتے ہین اور نہ شرح لمعہ کا ذکر ہے نہ توانین کا -
نہ اس امر کی گواہی ہے کہ ہند مین یہ ایک فرد ستثنی ہے نہ اس کو بیان
فرماتے ہین کہ انوارالابصار کو ہر کس و ناکس سمجھتا نہین
ہے - باقی رہین دوسرے لوگون کی گواہیان - اوسکی حالت
یہ ہے کہ جناب حکیم سید بادشاہ علیصاحب نے اور جناب آغا مرزا
صاحب نے صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ یہ مضمون بہت درست ہے
اور مضمون ہذا درست ہے - پس اگر ہذا اور یہ کا اشارہ دونون
بزرگوار مولویصاحب کی تحریر کیطرف ہے تو یہ دونون گواہیان
بھی آپ کے مطلب سے علحدہ ہین جیسا کہ گذرا - بلکہ زیادہ ایسان

ہے اس بات کو لفظ یہ اور لفظ ہذا سے اشارہ دونون مولویصاحب ہی کی تحریر کیطرف ہو کیونکہ اوسے تحریر کے گرد بہت ہی قریب یہ دونون گواہیان لکھی ہوئی ہین - اور اگر بالفرض توجیہًا للقول بمالا یرضی بہ قایلہ مین تبکلف کہون کہ لفظ یہ اور لفظ ہذا سے اشارہ ہے آپ کی تحریر کیطرف تو بھی میرے مضر نہین کہ مین نے تو ایقاظ الغافلین مین کچھہ اور ہی لکھا ہے -

اور جناب سید اکبر حسین صاحب اور جناب مرزا آغا حسین صاحب نے جو اپنی اپنی گواہی لکھی ہے وہ اسیقدر ہے بہت صحیح ہی بہت صحیح ہے - نہ معلوم کہ بہت صحیح قرآن شریف کو کہا یا کلام پیغمبر و یا امام کو کہا جو ما فی الضمیر اوسوقت ہوگا اوسیکو بہت صحیح کہا ہوگا - اور ہو سکتا ہے کہ ان دونون مولویصاحب کی تحریر کو بہت صحیح کہا بلکہ زیادہ بھی گمان ہے اس لئے کہ اوسے تحریر کے قریب واقع ہے اور یہی احتمال ہے کہ آپ کی تحریر کو بہت صحیح کہا ہو تو بھی بے فائدہ ہے کہ میرے مضر نہین کہ مولوی احمد رضا صاحب شاید شاگرد بعور مدت کے ہوے ہون قوانین پڑہتے ہون انہین سکہا قباحت ہے نہ معلوم اسکے شاگرد ہوئے تھے یا کیا نہ -

اور یہ بھی محتمل ہے کہ ان دونون شخصین اخیر بن کے تحریر از روے

استعجاب و طعن کے ہو کہ واہ بہت درست بہت صحیح بہت ہی خوب جب بھی گواہی بے ثمر ہے ۔ باقی رہی گواہی جناب نواب بہادر صاحب کی پس ان بزرگوار نے چونکہ لفظ رقعہ کا لکھا ہے اس سبب سے زیادہ گمان ہے کہ آپ ہی کی تحریر کو بہت صحیح کہا ہو ۔ مگر مین کہتا ہون کہ اگر آپ ہی کے موافق بھی لکھا تو کیا ۔ میرے خلاف مین یہ گواہی بھی نہین ہے جیساکہ مکرر گذرا ۔ یہ سب تقریر اس بنا پر تھی کہ آپ نے سمجھا کہ جناب مولوی سید افضل حسین صاحب اور عالیجناب میر اقبال علی صاحب نے آپ کے مطلب پر گواہی لکھی ہے حالانکہ ایسا نہین ہے یہ دونون حضرات اپنے اپنے سامنے کے علیحدہ علیحدہ واقعہ کو بیان کرتے ہین ۔

کہ فلان نے ہم لوگون کے گھرون پر علیحدہ علیحدہ صحبتون مین ہم سے ایسا کہا تھا ۔

نہ یہ کہ یہ دونون بزرگوار گواہی آپ کے مطلب پر دے رہے ہین ۔ یہ صرف آپ کے سمجھ کی خوبی ہے کہ ہر تحریر کو جہان کہین لکھی دیکھی اوسکو گواہی سمجھ لیتے جیساکہ القاظ انعافلین کی عبارت سے اپنے کو گواہ بنا لیا ۔ عجیب ۔

لیس ما ستثنا ... ... احسا کے ... ...

گفتگو کرتا ہون ۔

اور اسکو بگوش ہوش سنئے کہ بہت فائدہ کی چیزین ہین ۔

وہ یہ کہ گواہی کے لئے بہت سی شرطین ہین ازانجملہ یہ ہے کہ گواہ ایسا شخص ہو کہ کبیرہ نکرے اور صغیرہ پر اصرار نکرے وقت اداے شہادت ہین ۔

اور یہ کہ گواہ کو کسی قسم کی مخالفت شخص گواہ قرار دینے والے سے نہو ۔ اور آپ جو گواہی دے رہے ہین اظہر من الشمس ہے کہ قریب چار سال سے کسی معاملہ کے وجہ سے کہ جسکو سارا شہر جانتا ہے آپ میرے بالکل مخالف اور عدو ہو رہے ہین ۔

اگرچہ جب آپ کربلاے معلی سے تشریف لاتے تھے اور مین کربلاے معلی جاتا تھا تو ہم سے اور آپ سے تو بمقام بمبئی ملاقات بہت تفصیلی ہوئی تھی اور آپ نے بالحاج ازروے حصول تازہ صفائی قلب کے مجھسے دست بستہ درخواست اس امر کی کی کہ چونکہ کسی زمانہ مین شیطانی وسوسہ کے باعث مجھسے حرکات ناشایستہ ہوے لہذا مین اب اون حرکتون سے نادم ہون اب آپ للہ میری تقصیر عفو کیجئے اور اب سے آپ اپنا دل بہی مجھسے صاف رکھئے مین بہی آپسے صاف ہون کیا فائدہ زندگی چند روزہ بہم مل کے صفائی قلب سے بسر کرنا ہر حال مین انصب ہے چنانچہ مین بہی آپ سے بالکل [illegible] ہو گیا تہا مجھکو یہ نہ معلوم تھا کہ ابہی تک

کینۂ دیرینہ آپ کے دل سے نہین گیا ہے معاذ اللہ
اوسی صحبت مین بمبئی کے آپ نے مجھسے یہ بھی بیان کیا
کہ ہم نے کربلا مین جناب شیخ زین العابدین مدظلہ
سے پوچھا کہ مولوی نثار حسین صاحب عظیم آبادی
کو آپ خوب جانتے ہین تو اونہون نے فرمایا کہ مولوی
سید نثار حسین ہمنی دین اللہ ملا است اور اوسے
صحبت مین جناب سید فرزند حسن صاحب نے کہ
وہ بھی ہمسفر آپ کے تھے یون کہا کہ جناب شیخ زین
العابدین صاحب مدظلہ نے فرمایا تھا کہ ہمنی و من بعد
مولوی سید نثار حسین مجتہد است ۔

بہرکیف آمدم برمدعا ۔ گواہون مین رفع تہمت
کی بھی شرط ہے ۔ اگرچہ نفع و دفع مضرت کا شبہ ہو
تو اوسکی گواہی مقبول نہین پس آپ ہی سمجھئے کہ آپ کے
نوکرون نے جو گواہی لکھہ دی کیا کچھہ آپ نے اون
لوگون کو مجبور کیا نہوگا کہ مجبوری گوئی مشکل وگرنہ
گوئی مشکل کچھہ اونہون نے اپنا تحفظ کرکے کچھہ توریۂ
ذو معنیین بلکہ ذو المعانی الفاظ لکھہ دیا ۔ گر آپکو بہ عذر

کہان حسن و مس کہ اپنے نوکرون کی بہی بہلو دا زتجربہ کو سمجہہ سکین وا سے

وا سے ۔ :.

گواہ مین ایک یہ بہی وصف ہونا چاہئیے کہ شئے مشہود بہ کو مشاہدہ کرے ۔

نہ مثل آپ کی گواہی کے کہ کہنا چاہئے تھے کہ الفاظ الفا فلین مین جن جلسو نکا

حوالہ دیکے لکہا ہے اوسکو باطل کروین اور ابطال نکر سکنے بلکہ ایک اور ہی

واقعہ ظاہر کرنے لگے ۔ اور قبل استنطاق حاکم جو شخص از خود گواہی

دے شئے مشترک فی حق اللہ و حق الادمی مین تو اوسکے گواہی بہی مقبول

و مسموع نہین ۔ آپ تو گواہی دینے کو اوبے پڑتے ہین متہم بالحرص

علی الاداء ہین ۔ شہادت بالخط مقبول نہین ۔ آپنے تو رقعہ کے

ذریعہ سے گواہی دی ہے ۔ اور رقعہ بہی وہ رقعہ کہ بہرا ایا اوسکا بغض

و عناد سے بہرا ہو یہہ گواہی آپکی عند العقلا کیونکر مقبول ہو ۔ مگر ہان ایسی

گواہی کے مقبول ہونے کی صورت محمد بن علی الشلمغانی العزاقری کے

روایت سے پیدا ہوتی ہے مگر یہ شلمغانی مرتد تھا اسکے روایت مقبول

نہین ۔ تمام فقہاے متقدمین و متاخرین اسکو بیشک کہتے ہین ۔ اگرچہ

اس قسم کی راویون سے بہی ہمارے فاضل معاصر استنا د کرتے ہین

علی الخصوص اصول عقاید مین چنانچہ اون کی تصنیف سے بہی ظاہر

ہے

منجملہ بہت سے شروط کے ایک یہ بھی شرط ہے کہ سب گوایان قرار
داد کا جگہہ یہ ایک وقت اجتماع فعل ہبل کے لئے ہوا ہو اور تا اداے
شہادت افتراق اوس جگہہ سے بعد فعل مشہود یہ کے نہوا ہو پہر آپ ہی
غور فرمایں کہ یہ وصف بھی آپ لوگون مین حین الاداء تھا یا نہین
اور جملہ شروط معتبرہ فی الشہادت ایک یہ بہی ہے کہ ایک امر پر تواارد
الشہود ہو اگر توارد نہو تو مقبول نہین۔ آپ ہی خیال فرمائے کہ توارد
کہان ہے۔ اگرچہ آپ نے اوس بارہ مین گواہی نہین دی ہے
جس بارہ مین اسکے کو آپ نے گواہ اتقاذ الغافلین سے سمجہا۔
بعد تنفیا و التی کے۔ آب مین یہ کہتا ہون کہ اب پہر صحیح کیا تحقیق کا
زمانہ منحصر تہا مولوی احمد رضا صاحب کی حیات تک کیا آپ ممکن نہیں
مناسب ہے کہ کسی شخص کو آپ تجویز کیجئے اور پہر اوسے ڈہوری مین آپ
مجہسے استفسار فرمائی۔ اب مین بیان کرون اب بہی وہی حالت باقی ہے
ہان فرق یہ ہے کہ اوسدفعہ آپ ہی نے خواہش کی تہی سمجہنے کی اب مین
درخواست کرتا ہون کہ اگر آپکو اب بعد دو برس کے کچہہ تامل و شک اوس
تحقیق مین ہو گیا تو پہر مجہسے پوچہئے۔ اور جس طرح سے اوسدفعہ شرط مین نے
کی تہی۔ اوسیطرح سے پہر مین شرط پیش کرتا ہون۔ او جس طرح سے
اوس دفعہ اس شرط کو میری قبول فرمایا تہا۔ اسدفعہ بہی ... ہے کہ آپ

میری شرط کو قبول فرمائیگے - مگر اوس دفعہ کے طور پر آپ نہ کیجئے گا کہ
جب تین شبون مین تین جلسے ہوئے تو ہر جلسہ مین آپ اور مولوی
احمد رضا صاحب تردید و تکفیر میرے فاضل معاصر کی کرتے رہے یقینا
ایک جمعیت کے - اور جب تیسری شب وقت برخاست صحبت مین نے
کہا کہ اوفوا بالعہد کم - یعنے آپ لوگون نے جیسا کہ وعدہ کیا تھا اوسکو اب
پورا کیجئے - کہ جب مین نے ثابت کردیا اپنے مطلب کو اور آپ لوگ خود
مقر رہے اوس امر کے تین روز سے - تو آپ حسب وعدہ واثق آپ لوگ
لکھدیجئے کہ مطلب نثار حسین کا ہم پر ثابت ہوگیا یہ بیشک حق پر
ہین اور جانب مقابل بر سر غلطی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ سنئے تو
مولویصاحب سنئے تو (اور یہی فرماتے ہوے ہمکو ساتھ لیکے وسط
کمرہ سے گوشہ کمرہ مین مع مولوی احمد رضا صاحب مرحوم کے
جب گفتگو شروع ہوئی تو سب معضار اپنی اپنی کرسی لئے ہوئے گوشہ
مین پہونچے وہان گوشہ مین سب معضار کے سامنے یون جناب نے
فرمایا کہ لوگون کو اب لکھدینے مین کچھ بھی عذر نہین مگر بات یہ ہے
کہ جناب مولانا (یعنے مولوی احمد رضا صاحب مرحوم) یہان مہمان
ہین انکو خوف کی جگہ ہے - یہ اگر لکھدینگے تو تھال آپ سے بہت
اکثر اعتراضات کرینگے - مین نے احمد رضا صاحب مرحوم سے پوچھا

کہ ہاں صاحب آپ ڈرتے ہیں تو مولویصاحب چپ رہے پھر جناب نے

وہی فرمایا تو میں نے کہا کہ آپکو لکھدینے میں کیا عذر ہے تو آپ نے فرمایا کہ

جب مولانا نہیں لکھتے تو میں کس حساب میں ہوں - ہم نے کہا کہ یہ تو

سمجھئے کیا ہم نے اثبات مدعا کرنے میں کچھ شاید کمی کی ہے اس لئے اب

آپ لوگ ایسا حیلہ کر رہے ہیں - تو مولویصاحب مرحوم جلدی سے

بولے کہ صاحب کون کہتا ہے کہ آپنے اثبات مدعا نہ کیا جیسا کہ

آپ نے وعدہ کیا ویسا ہی تقریر سے ثابت کیا اور ویسا ہی کتابوں سے

بھی آپ نے ثابت کر دیا - مگر دیر آید درست آید جیسا جناب نواب

صاحب کا ارشاد ہے اوسی پر قایم رہئے بعد دو چار روز کے لکھدیا

جائیگا آپ جلدی نہ کیجئے آپ ہی کا مطلب و مقصود پورا ہوگا -

تو میں نے کہا کہ حضرت آپ لوگوں کی تحریر ہے کیا - چونکہ آپ لوگوں نے

وعدہ کیا تھا اس لئے میں کہتا ہوں آپنے پہلے ہی لکھدینے کے بارہ

میں سوچا ہوتا اور وعدہ تحریر نہ کرتے - اب آج بعد تین دن کے

انکار کرتے ہیں - یہ محض خلاف ہے اور میں نے جو وعدہ آپ

لوگوں سے لیا تھا وہ اس غرض سے کہ یہی حضرات حضار میں سے

نہ معلوم کون صاحب کس طبیعت کے شاید ابھی برخاست صحبت

دروازہ سے باہر جاتے ہی بیان کرنے لگیں کہ آج تو نواب بہرام الدولہ

دے تو مولوی نثار حسین صاحب کو کیا ہی آڑے ہاتھوں لیا ہے کیا کیا تقریریں
نواب صاحب کی ہوئیں کہ جس سے مولوی نثار حسین صاحب بالکل چپ و
ساکت و صامت ہو گئے کچھ بھی نہ تو بول سکے۔ ایسی زبان کی بندش کرنے کے لئے تحریر
اور امر خلاف واقع کی شہرت کو روکنے کے لئے ہمیں نے چاہا تھا اور وعدہ آپ لوگوں نے
کرایا تھا کہ ہم لکھ دینگے کہ فلاں صواب پر اور فلاں خطا پر ہے ورنہ اور کچھ ضرورت ہمکو
ان چیزوں میں کسی کی تحریر کی نہیں صرف وثوق دلانے کو عوام کے اور واسطے
اسکات جناب شیخ صاحب کے اور واسطے سد باب لیت و لعل عوام کے ہمیں نے
جناب مجتہد العصر والزمان آقا سرکار میرزا مدظلہ و جناب مجتہد العصر سید علی محمد صاحب
دام مجدہ۔ اور جناب مجتہد زمان سید ابو الحسن [illegible] مرحوم و جناب مجتہد زمان
سید ابو الحسن صاحب معروف سید ابو صاحب مفتی زمان جناب میر آغا صاحب ملقب
وافقہ الناس مشہور دیار و امصار شیخ محمد حسین الکاظمی وغیرہم کے فتاوی منگوا
چھاپ کر شایع کر دیا اب ہمکو کیا ضرورت ہے کہ بار بار انہیں چیزوں کو شایع کیا
کریں جسکو ابتدا منظور ہے وہ کتابیں دیکھ لے سب کے پاس کتابیں تقسیم ہو گئی ہیں
اور جسکو اوسی حال پر باقی رہنا منظور رہیں اختیار ہے اب آپ لوگ جیسے ان کی
تحریریں لیکر کیا کرونگا۔ آپ لوگوں کی تحریر بمقابلہ جناب تاج العلما صاحب
اور جناب سرکار میرزا مدظلہ وغیرہم کے برابر نہیں ہو سکتی۔ پس خلاصہ یہ کہ
آپ کچھ کو اب اور ویسا ہی جلسہ قرار دیجئے اور کسی ہو لوگ [illegible]

الی اور اختیار ہے آپکو دل چاہے اسی مسئلہ معراج کو پہر مجہسے سمجہہ لیجئے تا آپکو
شک و تردد رفع ہو جاوے - کیونکہ آپ کی تحریر سے واضح ہی کہ جب میرے سامنے
آپ لوگون نے تکفیر فاضل معاصر کی کی - اور علی الخصوص آپکو تو بالکل اطمینان
ہو گیا تہا اور اسکا آپکو انکار ہی نہین ہے - تو بعد مدت کسی صحبت مین کبہی
جگہہ کسی مجلس سی شاید آپ کے کان مین یا عیاناً آپکے گہر پر مولوی احمد رضا
صاحب نے خلاف پہلو کے کہدیا - اس لئے آپ شک مین پڑ گئے - پس ضرور
پہر کسی وقت مولوی صاحب کے روبرو اور اونکے مقابلہ مین مجہسے سمجہہ لیجئے کہ رفع
شک کرنا دین مین خصوصاً اصول عقاید مین ضرور و واجب ہے - ور آپکے
رقعہ مین جتنے گواہ ہین یعنی جناب آغا مرزا صاحب اور جناب نواب بہادر صاحب اور جناب آغا مرزا صاحب
و جناب سید اکبر حسین صاحب اور جناب ضیاء صاحب اور جناب مرزا آغا صاحب
ان سب صاحبون کو ہمنے اوپر کی تحریر سے اس الزام سے بری کردیا ہی کہ
کوئی شخص کہہ کہ ان لوگون نے شہادت بالکل بے اصول دی ہے اور حق پوشی
کی ہی اصل حق کو مخفی کر رکہا اور ان بیچارونکو بری کردینا اس خیال سے ہوا کہ
ایسا نہو آپ کے ساتہہ ہین ان حضرات کو بہی مومنین ہند و عرب و عجم بد عقاید سمجہین
واضح رہے کہ مین نے ایقاظ الغافلین مین ایک سچے واقعہ کو کہ جسکو آپ بہی
بین خود و خدا صحیح جانتے ہین لکہا - اس بات پر بعد دو ڈیڑہ برس کے آپ
نسبت کینہ سابق کے مجہسے بگڑ بیٹہے - حالانکہ مین نے سچے امر کو لکہا ہی اور آپ کی

بہت بہت مدح وثنا بھی کی مگر یہ سچ ہی جسکے دل مین کسی طرح کا لحاظ

تو اوسکی اچھی بات بھی بُری معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ آپکو یہ مسئلہ معلوم ہو گیا

ہی کہ کتمان شہادت حرام ہی اس سبب سے ہم اُمید کرتے ہین کہ جیسا کہ آپنے

اس بات کی گواہی دی کہ شاید بعد مدت آپکے گھر پر میری غیبت مین یا کبھی

کسی موقع پر آپکے کان مین مولوی احمد رضا صاحب نے کہا ہو کہ شیخ

صاحب بیدین نہین ہین ویسا ہی آپ حلفًا اوس بات کو بھی فرمائیگا جو

ڈھیوڑی مین ایک جمعیت کثیر کے روبرو نثار حسین کے سامنے تین مجالس

متواترہ مین ہم نے سچ مولوی صاحب مرحوم وچند حضرات سے تکفیر شیخ صاحب

کی تھی ۔ ان باتون سے جناب سکوت کیے ہوئے ہین ۔ مگر خوف آپکو یہ ہے کہ

اگر اوس امر کو ظاہر کر دین تو نثار حسین سے موافقت ہو جائیگی ۔ اور حالانکہ اونسے

سابق ہی سے کسی معاملہ مین دل شکنی ہو گئی تھی ۔ اور ایسے اظہار سے بھرم

میرا بھی شیخ صاحب کے نزدیک ہے جاتا رہیگا ۔ مگر آپکو ان دونون امرونکا

لحاظ بمقابلہ اصول دین کے نچاہیے آپ ضرور حق حق بیان فرماوینگے کیا

آپ حق پوشی کو علی الخصوص عقاید مین آسان سمجھے ہین کیا خوف خداوند

کریم نہین ۔ کیا چند شیران کے مشورہ سے تدلیسات وتقلیبات

اصول دین مین کیجئگا اور شخص بے اعتقاد کا ساتھ دیجئے گا اگر ایسا ہی

تو مجکو خوف ہے کہ مبادا آپ بھی اوسکی طرف منسوب ومحسوب ہون پھر

صاحب کے معمول مین آپکو بھی اعتقاد سے خالی سمجھین -

نواب صاحب آپ ہرگز شیخ صاحب کا ساتھہ نہ دیجئیگا ورنہ آپ نہ دو

ایک وقت مین پچھتائیگا آئندہ آپ مختار ہین - اگر جناب کو مجھسے رنجش

ابھی تک باقی ہے تو اوسکا عوض کسی امر دنیاوی مین لیجیے کہ آپ اعلی ہین

اور مین سید غریب الوطن - اس رنجش کے سبب دین مین تذلیلات وحق

تلفی ہوا چاہتی ہے کہ اسمین عیب آپکا ہے نہ میرا - چونکہ ابتدا الفاظ

رنجش آمیز میرے نسبت آپ سے صادر ہونے لہذا اوسکے جواب

مین اعنی اس تحریر مین الفاظ خلاف شان عالیجناب کے ہو تو عفو فرمائے

ورنہ کتاب ایقاظ الغافلین مین یعنی میری پہلی تحریر مین تو جناب کی

بہت مدح و کلمات دعائیہ آپ کی شان مین لکھی گئی تھے اور اس

تحریر مین جو الفاظ سخت و رکیک ہون اونکی معافی چاہتا ہون

اور امید ہے کہ عالیجناب ضرور معاف فرمائینگے کیونکہ مین علم مین اگر بڑا

ہون لیکن ظاہرا آپ اس ملک کے ایک بہت بڑے رکن ہین -

ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل

شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ۵

[illegible]